© rasailojaraid.com

محمد یونس

درسِ قرآن

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ط

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

(النور ۔ آیت ۱۹)

بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں فحاشی پھیلے ۔ ان کے لئے دنیا و آخرت دونوں مقامات پر دردناک عذاب ہے ۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے ۔

فاحشۃ ___ کا مفہوم و معنیٰ ۔

ھو کل ما یشتد قبحہ من الذنوب والمعاصی ۔ وکثیرا ما ترد الفاحشۃ بمعنی الزنا ۔ وکل خصلۃ قبیحۃ فھی فاحشۃ من الاقوال والافعال (النھایۃ لابن اثیر)

فاحشہ ۔ ہر قبیح ترین ، بدترین گناہ اور معصیت کو کہتے ہیں اور اکثر فاحشہ زنا کے معنیٰ میں وارد ہوا ہے اور قول و فعل کی ہر بری عادت فاحشہ ہوتی ہے ۔

مندرجہ بالا تشریح کی روشنی میں لفظ فاحشہ کا اطلاق موجودہ دور کے ان امور پر ہو سکتا ہے ۔

۱ ۔ فلم سازی ، فلم بینی ، وڈیو اور ان سے تمام متعلقہ امور ۔

۲ ۔ T.V. ریڈیو ، اور اخبارات اور جرائد کے فحش اور بے ہودہ پروگرام اور اشتہارات

۳ ۔ قحبہ خانے ، نائٹ کلبیس ، ماڈلنگ اور جسم کی نمائش کے تمام طور طریقے ۔

۴ ۔ مخلوط تعلیم ، اجنبی مرد و عورت کا میل جول ، بے حجابی اور مغرب کی تقلید ۔

۵ ۔ بے ہودہ جنسی رومانی اور تخریب اخلاق رسائل اور ناول

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۶۔ ساز و آواز، ثقافت کے نام پر بے حیائی کے پروگرام، غزلیہ اشعار اور نغمے۔

۷۔ سیاست کے نام پر جھوٹ، فریب، مکاری اور قومی خزانے پر ڈاکے۔

۸۔ مختلف طریقوں سے دوسروں کے مال کو ناجائز طریقوں سے حاصل کرنے کا تصرف میں لانا۔

۹۔ متنوع بہروپ اور لبادوں کے ساتھ توعزت و شہرت اور مال و دولت حاصل کرنا۔

۱۰۔ ہر بات اور عمل جسے فطرت سلیم اور عقل و دانش برا خیال کرے۔

ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ

اس آیت کے ضمن میں صرف وہی لوگ نہیں آتے جو فحاشی پھیلاتے ہیں بلکہ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے لوگ آتے ہیں مثلاً

۱۔ مسلمان حکمران جن کا فریضہ فحاشی کا قلع قمع ہے لیکن وہ فحاشی پھیلانے والوں کی سرپرستی کریں یا ان کے سدِباب کے لیے کوئی کوشش نہ کریں اور انہیں کھلی چھٹی دے دیں۔

۲۔ وہ لوگ جو فحاشی پھیلاتے تو نہیں لیکن پھیلانے والوں کو روکتے بھی نہیں۔

۳۔ وہ لوگ جو فحاشی کو پسند تو نہیں کرتے لیکن اسے مکروہ اور ناپسند بھی نہیں سمجھتے اور فحاشی پھیلانے والے کو دوست رکھتے ہیں۔

معاشرہ پر فحاشی کے اثرات

اسلامی معاشرہ کی یہ نمایاں خصوصیت ہے کہ ہر قسم کی بے حیائی اور فحاشی سے پاک ہوتا ہے اور امن وسلامتی اور خوشحالی کا گہوارہ ہوتا ہے جب کسی معاشرہ سے ہر قسم کی فحاشی کا خاتمہ کر دیا جائے۔ تو اس معاشرہ پہ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے جس کا لازمی نتیجہ معاشرہ کی ترقی ہوتا ہے

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ...... الاعراف ۹۶

اگر بستیوں والے ایمان لے آئیں۔ اور ہر قسم کی معصیت و گناہ سے بچیں ہم ان پر زمین و آسمان سے برکتوں کے دروازے کھول دیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب تک کہ جب تک مسلمانوں میں فحاشی عام نہیں ہوئی وہ خوشحالی رہے۔ ترقی و عروج کی منزلیں طے کرتے رہے ہیں۔ امن و سلامتی کے پیغام اور درس کو پھیلاتے رہے۔ دشمنوں کی ہر چال کو ناکام بناتے رہے ہیں۔ جب دشمنانِ اسلام کسی بھی میدان میں مسلمانوں کا مقابلہ نہ کر سکے تو انہوں نے مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لیے دو اہم طریقے استعمال کیے۔

۱۔ کمزور ایمان والوں کا ایمان خرید کر انہیں اپنے مفادات کے لیے استعمال کرنا۔

۲۔ مسلمانوں کی اخلاقی حالت تباہ کرنے کے لیے ان میں مختلف ذرائع سے فحاشی کا فروغ۔

دشمنانِ اسلام کو ایک دوسرے کے لیے مختلف ذرائع سے فحاشی کا فروغ اسلامی ممالک میں نت نئے طریقوں سے فحاشی کو فروغ دیا۔ اس طرح اسلامی معاشرہ بنیادوں کھوکھلی ہوتی گئیں جس کے نتیجہ میں رب ذوالجلال کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا سبب مسلمانوں سے چھن گیا۔ اور وہ آہستہ آہستہ قعر مذلت میں گرتے چلے گئے۔ اور آج مسلمان ایک کثیر تعداد اور بیشتر اقتصادی وسائل اور قوتوں کے مالک ہونے کے باوجود دشمنوں کے ہاتھوں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔

فحاشی ایک دلدل ہے

فحاشی کی مثال ایک دلدل کی طرح ہے جب انسان اس دلدل میں قدم رکھتا ہے تو آہستہ آہستہ مکمل طور پر اس میں ڈوب جاتا ہے۔ پھر فحاشی اسے فحاشی نظر نہیں آتی بلکہ وہ اسے نئی تہذیب جدید اور ترقی یافتہ دور کا نام دیتا ہے۔ اور کچھ من چلے اسے دین قرار دے دیتے ہیں۔ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ ان کے بارہ میں قرآن حکیم میں فرماتے ہیں۔ واذا فعلوا فاحشۃ قالوا وجدنا علیھا اٰباءنا واللہ امرنا بھا قل ان اللہ یامر بالفحشاء اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون (الاعراف ۲۸)

جب یہ لوگ کسی فواحشی کا ارتکاب کرتے ہیں تو بطور دلیل کے کہتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد بھی یہی کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس بات کا حکم دیا ہے اے نبی آپ کہہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بے شک اللہ تعالیٰ فحاشی اور بے حیائی کا حکم نہیں دیتے رحم اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ باتیں کہتے ہو جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اسلامی معاشرہ کو ہر قسم کی فحاشی کی آلودگی سے پاک رکھنے کے لیے احکامات نازل فرماتے۔ قل انما حرم ربی الفواحش ما ظهر منها و ما بطن (الایہ (الاعراف ۳۳)

اس کے برعکس شیطان کے بارہ میں اللہ سبحانہ، وتعالیٰ فرماتے ہیں۔ انما یامرکم بالسوء والفحشاء وان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون (البقرہ آیت ۱۶۹)

فحاشی پھیلانے کے جرم کی سزا

لهم عذاب الیم فی الدنیا والاخرۃ

فحاشی پھیلانے والے کی سزا دنیا اور آخرت دونوں مقام پہ دردناک عذاب ہے۔ بعض مفسرین نے اس آیت میں فاحشۃ سے مراد زنا لیا ہے۔ اس صورت میں عذاب الیم سے مراد زنا کی حد ہو گی اور توبہ نہ کرنے کی صورت میں آخرت میں بھی سزا کا مستحق ہو گا۔

اگر فاحشۃ سے مراد عام معنی لیا جائے تو اس آیت کا مفہوم یہ ہو گا کہ وہ لوگ جو مسلمانوں میں فحاشی کو عام کر کے انہیں اللہ تعالیٰ کی برکات سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ مسلمان حکمران کا یہ فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو عبرتناک سزا دے تاکہ کسی کو یہ جرأت نہ ہو سکے۔ کہ مسلمانوں کے اخلاق و کردار کو تباہ کرے جس اخلاق کی تکمیل کے لیے محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا گیا۔ انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق

عالم اسلام میں پھیلائی جانے والی فحاشی کو ختم کرنا یا لگام دینا اگرچہ انتہائی مشکل کام ہے لیکن جب تک اسلامی معاشرہ کو اس لعنت سے پاک نہیں کیا جاتا مسلمان عزت رفتہ کو واپس نہیں لا سکتے۔ اور نہ ہی اپنے کھوئے ہوئے مقام کو دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔

علماء کرام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس لعنت کے خلاف مسلسل جہاد جاری رکھیں نتائج اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور وہ کسی کا عمل ضائع نہیں کرتا۔

© rasailojaraid.com